ادارہ

برما کے مظالم پر مولانا سمیع الحق کا اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام کھلا خط

برما روہنگیا میں ہونے والے مظالم کی المناک اوردردناک داستانیں دنیا بھر میں سنائی دے رہی ہیں،صرف مسلمان میڈیا میں ہی نہیں بلکہ مغربی میڈیا BBC اور ایمنسٹی انٹرنیشنل پکار پکار کر چیخ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ جاری ہے، باوجوداس کے کہ میانمار حکومت نے میڈیا اور انسانی حقوق کی تنظیموں پر پابندیاں عائد کی ہیں، اصل حالات تواس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ایسے حالات میں عالم اسلام اور مسلم قائدین کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟ حضرت والد ماجد مدظلہ نے اس حوالے سے اقوام متحدہ سے رابطہ کیا اور سیکرٹری جنرل کے نام کھلا خط تحریر فرمایا، موضوع کی حساسیت اور اہمیت کے پیش نظر ادارتی صفحات میں ملاحظہ فرمائیں (راشد الحق سمیع)

۴ستمبر (اکوڑہ خٹک) دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین اور جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گیوٹرس (António Guterres) کی توجہ میانمار کے مظلوم بے کس اور نہتے مسلمانوں کے قتل عام اور ظلم و بربریت کی طرف دلاتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے انسانی تاریخ کے اس شرمناک بربریت کو روکنے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو یو این او (UNO) کا وجود نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے ماتھے پر ایک شرمناک دھبہ بن جائیگا۔مولانا سمیع الحق نے سیکرٹری جنرل کے نام ایک کھلے خط میں اور اسلام آباد میں (UNO) کے دفتر کے ذریعہ رابطہ کرتے ہوئے ان سے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ افغانستان میں طالبان کے ہاتھوں بدھسٹوں کے بے جان پتھروں کے بتوں کے توڑنے پر پورا عالم کفر تلملا اٹھا تھا اور پوری دنیا نے ایک طوفان برپا کیا تھا مگر آج برما کے بدھسٹوں کے ہاتھوں انسانیت برسر میدان رسوا ہورہی ہے مگر دنیا خاموش ہے، مولانا سمیع الحق نے سیکرٹری جنرل کے نام اپنے خط میں سابق سیکرٹری جنرل بانکی مون کے حوالہ سے اپنے ایک خاموش سفارتی مہم کے حوالہ سے کہا کہ اقوام متحدہ کے نام میرا یہ قرض بنتا ہے کہ وہ آج اس کا بدلہ اتارے وہ یہ کہ جولائی ۲۰۰۷ء میں جنوبی کوریا کے ایک صحافتی ٹیم جو ستائیس نوجوان خواتین صحافیوں پر مشتمل تھا کو دورہ افغانستان کے دوران غزنی میں افغان طالبان نے یرغمال بنا کر مطالبہ کیا کہ جنوبی کوریا کے فوجی دستہ کو نیٹو سے واپس بلالیا جائے، بات اس ٹیم کے قتل تک پہونچی اور ڈیڈ لائن مقرر ہوئی اس دوران یو این او کے سیکرٹری جنرل

بانکی مون نے کورین سفیر کے ذریعہ مجھ سے اپیل کی کہ وہ ان خواتین کی رہائی کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں، بانکی مون ۲۰۰۶ء میں مولانا سمیع الحق سینٹ میں خارجہ کمیٹی کے دورہ کوریا کے دوران بانکی مون سے متعارف ہو چکے تھے جو اس وقت کوریا کے وزیر خارجہ اور وفد کے میزبان تھے، سفیر نے کوریا کے مسلم کمیونٹی کے ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ساتھ بھی ملاقاتیں کیں، مولانا سمیع الحق نے انسانی ہمدردی بالخصوص خواتین کی عزت اور تحفظ کی خاطر بھرپور قدم اٹھایا اور اس وقت کے طالبان کے امیر ملا عمر کو مجبور کیا کہ انسانیت کے ناطے ان یرغمالیوں کے قتل کو روک کر انہیں رہا کیا جائے، ملا محمد عمر نے غیر مشروط طور پر بغیر کسی تاوان اور لالچ کے انہیں رہا کر دیا جس کے نتیجے میں جنوبی کوریا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اور کورین سفیر نے بانکی مون کی طرف سے اکوڑہ خٹک آ کر مولانا کو کوریا کے دورہ کی دعوت دی کہ پوری قوم آپ کا استقبال کرنا چاہتی ہے، مگر مولانا نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں نے انسانی ہمدردی اور جنگ میں خواتین کے احترام کی خاطر یہ قدم اٹھایا۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ یہ جدوجہد کامیاب ہوئی اب میرا اقوام متحدہ سے یہ مطالبہ کرنے کا حق بنتا ہے کہ آج وہ اس احسان کا بدلہ چکاتے ہوئے ہمارے مظلوم مسلمان کمیونٹی کیلئے ہر اقدام کرے۔

مولانا سمیع الحق نے میانمار کے مسلمانوں کے حالات پر عالم اسلام کے حکمرانوں کی بے حسی، او آئی سی کی خاموشی پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے سعودی عرب کے حکمران خادم الحرمین شاہ سلمان سے خصوصی اپیل کی ہے کہ حرمین شریفین کے ناطہ سے اپنا فرض ادا کرتے ہوئے فوجی اسلامی اتحاد کے ذریعہ ان مظالم کا راستہ روکے اگر ایسا نہ ہوسکا تو اس اتحاد کے بارے میں مسلمانوں میں پھیلے ہوئے شکوک وشبہات کو تقویت پہنچے گی۔

مولانا سمیع الحق نے اس ضمن میں چین کی خاموشی اور اس ظلم سے لاتعلق رہنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسوقت چین کی پالیسیوں نے مسلمانوں کے دلوں کو چین کے قریب کر دیا ہے کہ وہ مغربی سامراجی قوتوں کے مقابلہ میں پاکستان اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ کھڑا ہے مگر میانمار کے بدھسٹ حکمرانوں کے اس بربریت پر چین کی لاتعلقی سے وہ مسلمانوں میں اپنا اعتماد کھو بیٹھے گی۔

مولانا سمیع الحق نے اقوام متحدہ، سابق سیکرٹری جنرل مسٹر بانکی مون پاکستان میں برما کے سفارتخانہ کے ساتھ رابطے جاری ہیں، انہوں نے پاکستان کے حکمرانوں کے اقدامات کو ناکافی قرار دیتے ہوئے اس میں بھرپور قائدانہ کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا کہ دفاع پاکستان کونسل اور جے یو آئی (س) اس سلسلہ میں جلد لائحہ عمل اور منظم تحریک کا اعلان کرے گی۔